بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
بدھ منگل
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۵ھ ۶ ہجرت سنہ ۱۳۵۴ ہش ۶ مئی سنہ ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۰۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

کمزوری ابھی چل رہی ہے ۔ خون کے ٹیسٹ سے معلوم ہوا ہے کہ خدا کے فضل سے پہلے سے کچھ فرق ہے ۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل شفا دے اور حضور کی عمر میں خاص برکت عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۶ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ :-

کل شدید سردرد رہا ۔ کمزوری محسوس ہو رہی ہے ۔ نواب محمد احمد خان صاحب بھی تاحال علیل ہیں ۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیزم ادریس نصر اللہ خان صاحب کو بتاریخ ۲۹ مارچ ۱۹۷۵ء دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے ، الحمدللہ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد شعیب نصر اللہ خان نام تجویز فرمایا ۔ نومولود محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی کا پوتا اور محترم چوہدری عبدالحمید صاحب ریٹائرڈ جنرل منیجر واپڈا کا نواسہ ہے ۔

جملہ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور نیکی ، صحت ، فراخی اور خوشی سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین

خاکسار مقبول احمد ریٹائرڈ انجنیئر
۷ ۔ سول لائن شیخوپورہ

---

۹ مئی سنہ ۱۹۷۵ء بروز جمعہ دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کھلا رہیگا

۹ ہجرت (مئی) بروز جمعہ دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ صبح سات بجے سے گیارہ بجے تک اور پھر جمعہ کے بعد ایک گھنٹے کے لئے انشاء اللہ باقاعدہ کھلا رہے گا ۔ یہ سہولت اِس لئے ہے کہ احباب اپنے لازمی چندہ جات مالی سال کے اختتام سے قبل جمع کرا سکیں ۔

مالی سال ۱۰ مئی ۱۹۷۵ء کو ختم ہو رہا ہے ۔

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قُربِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے ،

ذات کا گھمنڈ تکبّر پیدا کرتا ہے اور تکبّر انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتا ہے

"بعض نادان ایسے بھی ہیں جو ذاتوں کی طرف جاتے ہیں اور اپنی ذات پر بڑا تکبّر اور ناز کرتے ہیں بنی اسرائیل کی ذات کیا کم تھی جن میں نبی اور رسول آئے تھے لیکن کیا انکی اس اعلیٰ ذات کا کوئی لحاظ خدا تعالیٰ کے حضور ہوا ؟ جب انکی حالت بدل گئی تو ان کا نام سؤر اور بندر رکھا گیا اور انہیں اس طرح پر انسانیت کے دائرہ سے خارج کر دیا ۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ بہت لوگوں کو یہ مرض لگا ہوا ہے خصوصاً سادات اِس مرض میں بہت مبتلا ہیں وہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنی ذات پر ناز کرتے ہیں مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے اور اسے ذرا بھی تعلق نہیں ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سیدِ وُلدِ آدم اور افضل الانبیاء ہیں انہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے صاف طور پر فرمایا کہ اے فاطمہ ! تُو اس رشتہ پر بھروسہ نہ کرنا کہ مَیں پیغمبر زادی ہوں ۔ قیامت کو یہ ہرگز نہیں پوچھا جائے گا کہ تیرا باپ کون ہے وہاں تو اعمال ہی کام آئیں گے ۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قُرب سے زیادہ دُور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبّر پیدا ہوتا ہے اور تکبّر ایسی شے ہے کہ وہ نیکیوں سے محروم کر دیتا ہے علاوہ ازیں وہ اپنا سارا سہارا اپنی غلط فہمی سے اپنی ذات پر سمجھتا ہے کہ مَیں گیلانی ہوں یا سیّد ہوں حالانکہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ چیزیں وہاں کام نہیں آئیں گی ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے مرنے کے بعد اس کا کوئی تعلق باقی رہتا ہی نہیں ۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے مَن یعمل مثقال ذرۃ شرًّا یرہ ۔ کوئی بُرا عمل کرے خواہ کتنا ہی کیوں نہ کرے اسکی پاداش اسکو ملے گی یہاں کوئی تخصیص ذات اور قوم کی نہیں ، پھر دوسری جگہ فرمایا اِنّ اکرمکم عند اللہ اتقکم ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے پس ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کیلئے روک کا باعث ہے ہاں ضروری ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں ۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۸ و صفحہ ۱۸۹)

پبلشر :- مسعود احمد ٭ پرنٹر :- سید عبدالحی ٭ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ہجرت ۱۳۵۴ھ
۶ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد میں آنے والوں کیلئے عبرت کا ایک ذریعہ

اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے اُس نے اپنے بندوں پر رحم کرنا اپنے اُوپر فرض کر رکھا ہے جیساکہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ (الانعام آیت ۵۵) پھر اُس کے رحم کا تو یہ عالم ہے کہ اُس نے اپنی رحمت سے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اگر ایک لمحہ کے لئے بھی وہ اپنی رحمت کا سایہ ہٹا لے تو سب کچھ فنا ہو جائے۔ جیساکہ اُس نے اپنے فرشتوں سے کہلوایا ہے رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّعِلْمًا (المومن آیت ۸)

الغرض اللہ تعالیٰ تو اپنی ذات میں رحمت ہی رحمت ہے اور وہ یہی چاہتا ہے کہ اُس کی رحمت نے اُس کے بندوں کا جو احاطہ کیا ہوا ہے اُس کے بندے اس احاطۂ رحمت کے مستحق بنے رہیں۔ لیکن بہت سے بندے خود اپنی کرتوتوں کی وجہ سے رحمت کے استحقاق کو از خود ختم کر لیتے ہیں۔ اُس وقت وہ اپنی رحمت کا ہاتھ کھینچ لیتا ہے تاکہ اُس کے ایسے بندوں کو اپنے کئے کا احساس ہو اور وہ تلافی مافات کے ذریعہ پھر اپنے آپ کو اُس کی رحمت کے سایہ میں لے آئیں۔ چونکہ وہ اپنی ذات میں رحمت ہی رحمت ہے اس لئے وہ اپنے بندوں کی نافرمانی پر یکدم گرفت نہیں کرتا۔ اگر چاہے تو وہ یکدم انہیں موردِ عذاب بنا کر فنا کر دے۔ کوئی اسے ایسا کرنے سے روک نہیں سکتا۔ لیکن کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ (الانعام آیت ۱۳) کے تحت وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ انہیں مہلت پر مہلت دیتا ہے تاکہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔ ان میں سے جو لوگ اُس کی رحمت کے سایہ سے از خود بھاگنے سے باز نہیں آتے تو پہلے وہ ان پر معمولی سی گرفت کرتا ہے اور غرض اس سے یہی ہوتی ہے کہ وہ اس معمولی سی تنبیہ اور گرفت سے ہی سنبھل جائیں اور نافرمانی کا طریق چھوڑ کر اپنے آپ کو اُس کی رحمت سے محروم کرنے والے نہ بنیں۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ معمولی گرفت آنے پر وہ وقتی طور پر توبہ اور استغفار کر کے اللہ تعالیٰ سے رحم کے طالب ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے باوجود علم رکھنے کے کہ وہ عذاب ٹلنے پر پھر اُنہی کرتوتوں کی طرف لوٹ جائیں گے ان پر رجوع برحمت ہوتا ہے اور اُس گرفت کو ٹال دیتا ہے۔ لیکن عذاب ٹلنے کے بعد جب وہ پھر نافرمانی کی راہ اختیار کرتے ہیں اور نافرمانی میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جاتے ہیں تو پھر بھی وہ یکدم انہیں عذاب الیم میں مبتلاء نہیں کرتا بلکہ پہلے کی نسبت کسی قدر بڑا عذاب نازل کرتا ہے اور ان کے معافی طلب کرنے پر پھر اُس عذاب کو بھی ٹال دیتا ہے۔ جب وہ بار بار نافرمانیوں اور آیاتِ الٰہی کی تکذیب کی طرف لوٹ لوٹ جاتے ہیں اور انکے اصلاح پذیر ہونے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا تب کہیں جا کر وہ انہیں ایسے بڑے عذاب میں مبتلاء کرتا ہے کہ اُن کی جڑھ کٹ کر رہ جاتی ہے۔

نافرمان قوموں پر اوّلاً چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجنے اور توبہ و استغفار کی وجہ سے بار بار عذاب کو ٹالنے اور جب تک اصلاح کا امکان باقی ہو اُس وقت تک بربادی افگن عذاب نہ بھیجنے کی بجز اس کے اور کوئی وجہ نہیں ہوتی کہ خدا تعالےٰ ارحم الراحمین ہے اسی لئے وہ غضب میں دھیما ہے۔ وہ تو اپنے بندوں پر رحم ہی کرنا چاہتا ہے لیکن بعض نافرمان بندے اپنے ناروا افعال پر مسلسل اصرار اور اصلاح احوال سے یکسر انکار سے اپنے آپ کو از خود ہمیشہ ہمیش کے لئے اُس کی رحمت کے سایہ سے باہر کر لیتے ہیں۔ اُن کی اس حرکت کو اللہ تعالیٰ نے عمداً غصہ دلانے سے تعبیر کیا ہے اور مراد اس سے یہی ہے کہ خدا تعالیٰ تو اپنی ذات میں سراسر رحمت ہی ہے، اگر وہ سراسر رحمت ہونے کے باوجود کبھی کبھی اپنے قہار اور جبار ہونے کا ثبوت بھی دیتا ہے تو اس کی ذمہ داری اُن بندوں پر ہوتی ہے جو کسی صورت بھی اُس کی رحمت کے سایہ میں رہنے کے لئے تیار نہیں ہوتے بلکہ جس طرح ایک بے عقل جانور رسّی تڑا کر مالک کے گھر سے بھاگ کر آوارہ پھرتا ہوا قصاب کے ہتھے چڑھ جاتا ہے اور اس طرح اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا ہے اسی طرح ایسے لوگ از خود اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سایہ سے باہر کر کے خود کو اللہ تعالیٰ کے اُن فرشتوں کے حوالے کر دیتے ہیں جو غِلَاظٌ شِدَادٌ ہیں اور جو لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (التحریم آیت ۷) کے تحت اُن کے ساتھ وُہی سلوک کرتے ہیں جس کے وہ مستحق ہوتے ہیں۔

اپنی اسی سُنّت کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں انبیاء کرام کی نافرمان قوموں کے تعلق میں بار بار ذکر فرمایا ہے تاکہ بعد میں آنے والے اس سے سبق حاصل کریں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ سورۂ زخرف میں فرماتا ہے ہم نے موسیٰ کو اپنے نشان دے کر فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف بھیجا تھا اور اُس نے اُن کے پاس جا کر کہا تھا کہ میں سب جہان کے ربّ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں۔ پھر جب وہ اُن کے پاس ہمارے نشان لے کر آیا تو وہ سُنتے ہی اس پر ہنسی کرنے لگ گئے۔ اور ہم ان کو جو نشان بھی دکھاتے تھے وہ اپنے سے پہلے نشان سے بڑا ہوتا تھا (پھر بھی وہ انکار اور استہزاء سے باز نہ آئے)۔ ہم نے ان کو (معمولی) عذاب میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ (اپنی بداعمالیوں سے) باز آجائیں۔ باوجود اس کے وہ یہی کہے جاتے تھے کہ اے جادوگر! اپنے ربّ کے حضور ہمارے حق میں ان تمام وعدوں کا جو اُس نے تجھ سے کئے ہیں واسطہ دے کر دعا کر۔ اگر (یہ عذاب ٹل گیا) تو ہم ضرور ہدایت پانے والوں میں آن شامل ہوں گے۔ پھر جب ہم نے اُن سے وہ عذاب ٹلا دیا تو وہ فوراً عہد شکنی کرنے لگ گئے۔ اور فرعون نے اپنی قوم میں یہ کہتے ہوئے اعلان کیا کہ اے میری قوم! کیا مصر کی حکومت میرے قبضہ میں نہیں؟ اور یہ جو دریا ہیں میرے تصرّف کے ماتحت چل رہے ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں؟ کیا میں اس شخص سے جو ذلیل ہے اور کھول کر بات بھی نہیں کر سکتا اچھا ہوں (یا وہ اچھا ہے؟)۔ (سو اگر وہ اچھا ہے) تو اس پر سونے کے کڑے (مراد اقتدار اور دُنیوی اموال) کیوں نہیں نازل ہوئے یا اس کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں آئے جو اس کے اردگرد (اس کی حفاظت کے لئے) جمع ہوں؟ سو اس طرح اُس نے اپنی قوم کو بہکا دیا اور وہ اُس کے پیچھے چل پڑے۔ وہ عہدِ خداوندی توڑنے والے تھے۔ پھر جب انہوں نے (مسلسل سرکشی کے ذریعہ) ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور اُن سب کو غرق کر دیا اور ہم نے اُن کو (ایک گزرا ہوا) افسانہ بنا دیا نیز بعد میں آنے والوں کے لئے ایک عبرت کا ذریعہ (بھی) بنا دیا۔ (بحوالہ سورۃ الزخرف آیات ۴۷ تا ۵۷)

کیا بعد میں آنے والوں میں سے بلا استثناء سب نے عبرت کے اس ذریعہ سے فائدہ اُٹھایا؟ اس کا جواب نفی میں ہے۔ اگر بعد میں آنے والوں میں سے بلا استثناء سب ہی عبرت کے اس ذریعہ سے فائدہ اٹھاتے تو اللہ تعالیٰ نبیوں کے سردار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم (جن کی رُوحانی فیض رسانی کا سلسلہ تاقیامت جاری و ساری ہے) کو مخاطب کر کے یہ نہ فرماتا کہ:-

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ (یٰس آیت ۳۱)

ترجمہ:- ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی بھی اُن کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

اور یہ کہ:-

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ (یٰس آیت ۴۷)

ترجمہ:- اور اُن کے ربّ کے نشانوں میں سے جو کوئی اہم نشان ظاہر ہوتا ہے وہ اس سے بھی مُنہ پھیر لیتے ہیں۔

فائدہ صرف انہوں نے ہی اُٹھایا جو نیک فطرت تھے اور جن پر فطرت کے دروازے بند تھے وہ محروم ہی رہے اور خدا تعالیٰ کو خود یہ گواہی دینا پڑی:-

وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ ۚ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ۝ (الاعراف آیت ۱۰۳)

ترجمہ:- اور ہم نے ان میں سے اکثر کو اپنے عہد کا پابند نہیں پایا بلکہ ہم نے یقیناً اُن میں سے اکثر کو عہد توڑنے والا ہی پایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت الٰہی اور اس کے ذرائع

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

(۲)

۴۔ ذکر الٰہی اور توبہ و استغفار

سچی محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب کا ذکر نہایت شوق کے ساتھ بڑی کثرت سے کیا جاتا ہے اور "دست در کار دل بایار" کی کیفیت ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اسی محبت کو پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

عادتِ عشق بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشق صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

غرضیکہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے سے اس کی ذات انسانی قلب و دماغ پر حاوی ہو جاتی ہے۔ اس کی محبت انسان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے وہ خود اپنے بندہ کا معاون و مددگار ہوتا۔ اسے تسلی و تشفی دیتا اور اپنی محبت عطا کر کے ایک سکون دیتا ہے۔ جیسے فرمایا:۔

"اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ" (رعد:۳۰)

کہ ذکر الٰہی سے پریشان دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے اور یہ اطمینان نتیجہ ہوتا ہے محبت الٰہی کا۔ حضرت مسیح موعودؑ آیت

فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ" (بقرہ ۲۰۰)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو ایسی تعلیم دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے فطری محبت کا تعلق پیدا کرے۔ ... یہی وہ اصل مقام معرفت کا ہے۔ جہاں انسان کو پہنچنا چاہیئے یعنی اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جائے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۱۸)

اسی طرح توبہ و استغفار ہے۔ توبہ کے معنے گناہوں سے رجوع کرنے کے ہیں گویا یہ پچھلے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے جبکہ استغفار کے معنی دعا کرنے کے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ استغفار کرنے والے کو اپنی حفاظت میں لے اور آئندہ اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔ پس اگر مقرب الٰہی بننا چاہتے ہو تو توبہ و استغفار کا تحفہ لے کر بارگاہِ غفور رحیم میں حاضر ہو جاؤ۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"اور استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوستہ ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے۔ جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں۔ اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب بحوالہ روحانی خزائن)

۵۔ صبر و استقامت

محبوب اپنے محب کی محبت کے پیمانہ کو ماپنے کے لئے اس کا امتحان بھی لیا کرتا ہے اس امتحان میں پورا اترنا اور صدق و ثبات کا مظاہرہ محبت کو اور بڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ

اسی طرح جو لوگ خدا کی خاطر دکھ اور تکالیف اٹھاتے ہیں مصائب و آلام کی بھٹی میں سلگ رہے ہیں، پر نہایت درجہ استقامت کے ساتھ قائم رہتے اور حق کو نہیں چھوڑتے ان کے متعلق فرمایا کہ فرشتے ان پر نازل ہوتے ہیں جو انہیں نوید جنت سناتے ہیں، خوف و غم سے نجات دلاتے اور خدائے عظیم و برتر کی طرف سے مژدہ جانفزا سناتے ہیں کہ تم خوش ہو اور خوشی سے بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گئے۔ جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیات

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الخ

کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ ان کلمات طیبات سے یہ اشارہ فرمایا کہ استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے کمالِ استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں ..... اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں اور "ہرچہ باداباد" کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں ... ... یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۵۵ چھوٹی تقطیع)

نیز صبر و استقامت سے ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جو ذرائع محبت الٰہی کے انسان اختیار کرے ان پر دوام اور ہمیشگی اختیار کرنی چاہیئے۔ مجاہدات کرے انہیں تکمیل تک پہنچائے اور آفات شدائد کے باوجود سلوک معرفت کو درمیان میں نہ چھوڑے راستہ میں درماندہ اور عاجز نہ ہو۔ اور تھک ہار کر کوشش کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ اپنا مقصد یعنی محبت الٰہی حاصل کرے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔ "صبر بڑا جوہر ہے ... صبر جیسی کوئی شے نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے۔ جو صبر سے کام لے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲)

۶۔ طہارت و صحبت صالحین

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ"

(ترجمہ)

کہ اللہ تعالیٰ طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے طہارت جسمانی و ظاہری بھی ہوتی ہے اور باطنی و روحانی بھی۔ اسلام نے دونوں قسم کی طہارت پر زور دیا ہے کیونکہ ظاہر کا اثر باطن پر ہوتا ہے اور آلودگیوں سے پاک ہو کر انسان اللہ تعالیٰ کے قرب میں جگہ پاتا ہے۔

انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ وہ ماحول سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی اس اعتبار سے ظاہری و باطنی طہارت کے علاوہ ماحول کا پاک و صاف ہونا بھی نہایت ضروری ہے نیک اور اچھے ماحول میں اور راستباز لوگوں کی صحبت کا خاص روحانی اثر ہوتا ہے اسی لئے قرآن کریم نے صحبت صالحین کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ"

کہتے ہیں خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے اسی طرح نیکوں کے ساتھ بیٹھ کر انسان نیک ہو جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:۔

"جو لوگ ہمارے پاس نہیں آتے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔"

نیز آپ صحبتِ صالحین کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چند ہزار نبی اور رسول بھیجے اور ان کی معرفت صحبت میں مشرف ہونے کا حکم دیا۔ تا ہر ایک زمانہ کے لوگ چشم دید نمونوں کو پا کر اور ان کے وجود کو مجسم کلام الٰہی مشاہدہ کر کے ان کی اقتداء کے لئے کوشش کریں۔ اگر صحبت صالحین میں رہنا واجبات دین میں سے نہ ہوتا تو خدا تعالیٰ اپنے کلام کو بغیر بھیجنے رسولوں اور نبیوں کے اور طور پر بھی نازل کر سکتا تھا ... لیکن خدا تعالیٰ کی عمیق حکمت اور دور نمائی نے ہرگز ایسا منظور نہیں رکھا اور ضرورت کے وقتوں میں یعنی جب بھی محبت الٰہی اور خداپرستی اور تقویٰ طہارت وغیرہ امور جب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں فرق آ رہا ہے۔ مقدس لوگ خدا تعالیٰ سے وحی پا کر نمونہ کے طور پر دنیا میں آتے رہے ہیں"
(روحانی خزائن جلد سوم ص۱۷ و ص۱۹ فتح اسلام)

۷۔ وقف زندگی

محبت الٰہی کا عظیم مرتبہ "وقف زندگی" ہے۔ یہ وہ اعلیٰ مقام ہے جہاں انسان کا تن من دھن اس کا اپنا نہیں خدا کا ہو کر رہ جاتا ہے اس کی روح خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو جاتی ہے فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ" (البقرہ)

کہ بعض لوگ محبت الٰہی کے حصول کے لئے اپنی (عزیز ترین دولت) جان کو خدا کی راہ میں بیچ دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔
"خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھایا ہے اسلام اور دعائے فاتحہ ہے۔ یعنی اول اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا۔ ۔ ۔ ۔ دنیا میں خدا تک پہنچنے اور حقیقی نجات کا پانی پینے کے لئے یہی ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔ بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قانون قدرت نے انسانی کی اعلیٰ ترقی اور وصال الٰہی کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور وہی خدا کو پاتے ہیں کہ جو اسلام کے مفہوم کی روحانی آگ میں داخل ہوں"
(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۱۹ چھوٹی تقطیع)

نیز فرمایا:۔
"اگر کوئی سچا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں"
(ملفوظات جلد دوم ص۱۰۰)

نیز فرمایا:۔
"جب انسان کی محبت خدا کے ساتھ اس درجہ تک پہنچ جائے کہ اس کا مرنا اور جینا اپنے لئے نہیں بلکہ خدا ہی کے لئے ہو جائے تب وہ خدا جو ہمیشہ سے پیار کرنے والوں کے ساتھ پیار کرتا آیا ہے اپنی محبت کو اس پر اتارتا ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے انسان کے اندر ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کو دنیا نہیں پہچانتی اور نہ سمجھ سکتی ہے"
(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۰۴ و ص۱۰۵ چھوٹی تقطیع)

۸۔ دعا

جیسا کہ میں نے بیان کیا یہ تمام مذکورہ ذرائع قرب قرب الٰہی کے صرف انسان کی کوشش اور محنت تک محدود ہوتے ہیں۔ ان کے بہتر نتائج پیدا کرنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس لئے اللہ تعالیٰ سے اس کی محبت طلب کرنی چاہیئے۔ وہ خدا جو یہ اعلان فرماتا ہے

"وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ" (البقرہ)

کہ اے میرے رسول! تشنہ لبان ہستی باری کو مژدۂ جاں فزا سنا دے کہ گھبراؤ نہیں میں تمہارے بالکل قریب ہوں۔ جو شخص سوز و گداز سے اور یقین و ایمان سے راتوں کو اٹھ اٹھ کر میری محبت کا طلبگار ہوتا ہے میں اسے اپنا قرب نصیب کرتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ حقیقی تڑپ وصال الٰہی کی ہو۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیاری دعا سکھلائی۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔"

(ترمذی کتاب الدعوات ص۱۸۷)

اگر صدق دل اور ثبات قلب سے انسان یہ دعا کرے تو وہ خدا جو خود یہ اعلان کرتا ہے کہ

"اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ"

میں بادشاہ ہوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے عطا کروں وہ خدا ضرور اس کی دعا قبول کریگا جس کے نتیجہ میں وہ سچا محب الٰہی بن جائے گا۔ اس لئے کثرت سے یہ دعا کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔
"یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذو الجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین کے نزدیک آ جاتا ہے۔ ۔ ۔ سچ یہی ہے اگر یہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا کے ساتھ کلام کرتے ہیں جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو لوگوں سے پوشیدہ ہے"
(ایام الصلح ص۱۳ بحوالہ روحانی خزائن [illegible])

جب انسان خدا تعالیٰ کا قرب اور محبت حاصل کرے تو وہ نہایت اعلیٰ مقام پر فائز ہوتا ہے گویا اس نے تمام مقاصد حاصل کر لئے۔ خدا تعالیٰ کا سلوک اسکے ساتھ عجیب ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک آیات کا مشاہدہ کرتا ہے اسے ہر انعام سے نوازتا ہے حتیٰ کہ ان کا وجود خود ایک نشان بن جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ مقرب الٰہی کے متعلق فرماتے ہیں:۔
"یہ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی غیرت کبھی تقاضا نہیں کرتی کہ اس کو ایسی حالت میں چھوڑے کہ وہ ذلیل ہو کر پیسا جاوے۔ نہیں بلکہ وہ خود وحدہٗ لاشریک ہے وہ اپنے اس بندہ کو بھی ایک فرد اور وحدہٗ لاشریک بنا دیتا ہے دنیا کے تختہ پر کوئی انسان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہر طرف سے اس پر حملے ہوتے ہیں اور ہر حملہ کرنے والا اس کی طاقت کے اندازہ سے بے خبر ہو کر جانتا ہے کہ میں اسے تباہ کر ڈالوں گا لیکن آخر اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بچ نکلنا انسانی طاقت سے باہر کسی قوت کا کام ہے۔ ۔ ۔ بس وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے حضور ایک تقرب حاصل کرتے ہیں اور دنیا میں اس کے وجود اور ہستی پر ایک نشان ہوتے ہیں۔ ۔ ۔ اسی لئے یہ وجود آیات اللہ کہلاتے ہیں"
(ملفوظات جلد اول ص۲۳۱، ۲۳۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے قرب کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی محبت کے دامن میں جگہ دے اور دم واپسیں غیب سے یہ آواز ہم میں سے ہر ایک کو سنائی دے کہ:

"اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف راضی خوشی لوٹ آ میرے بندوں میں ۔ ۔ ۔ ۔ اور میری رضا کی جنت میں داخل ہو جا"

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

نمازوں کو التزام سے پڑھو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں"
(ملفوظات جلد اول ص۲۵۳)

قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ فروری تا ۱۵ مارچ ۱۹۷۵ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے آمین۔

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

مکرم عبدالحق صاحب مصری شاہ لاہور	۱۰/-
محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ معلمہ ہائی سکول ربوہ	۱۰/-
مکرم مولوی سردار علی صاحب چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ	۲۸/-
محترمہ منصورہ خانم صاحبہ بنت عبدالمجید خان صاحب ربوہ	۵۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں گل محمد صاحب قاسم روڈ ملتان چھاؤنی	۵۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر اخوند عبدالعزیز خان صاحب مرحوم۔ ربوہ	۲۰/-
مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم ربوہ	۵۰/-
" محمد صدیق صاحب امرتسری دارالصدر۔ ربوہ	۵۰/-
" محمد یوسف صاحب نواب شاہ	۲۵/-
محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ربوہ	۱۰۰/-
مکرم عبدالجبار صاحب ابن عبدالعزیز خان صاحب چک ۵۶۳ ضلع لائلپور	۵۰/-
" منیر احمد صاحب ابن چوہدری غلام نبی خان صاحب کھاریاں	۵۰/-
" نعیم احمد صاحب PECHS کراچی	۳۹۰/-
" محمد یاسین صدیق صاحب بابو بازار راولپنڈی	۱۰/-
" ایس۔ اے رشید صاحب صدر۔ راولپنڈی	۵۰/-
" اے۔ اے بھٹی صاحب سمن آباد لاہور	۵۰/-
" چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز۔ کراچی	۵۰/-
" کیپٹن ڈاکٹر کے۔ احمد صاحب کراچی کینٹ۔	۱۰/-
" چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ فیروز پور روڈ۔ لاہور	۵۰/-
محترمہ رضیہ اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری بشارت احمد صاحب گھمن ضلع سیالکوٹ۔	۱۱/-
" امۃ الباری نعیم صاحبہ محمد علی سوسائٹی۔ کراچی	۵۰/-
مکرم کیپٹن ایم مقصود الحسن صاحب نوری۔ گجرات	۱۰/-

مکرم سید مقصود احمد صاحب PIB کالونی کراچی منجانب والدہ صاحبہ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ مرحومہ	۲۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامیٹی۔ کراچی۔	۵۰/-
مکرم شیخ محمد منیر صاحب ریلوے روڈ	۱۵/-
محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۵۰/-
مکرم شیخ مسعود رشید صاحب غلام محمد آباد۔ لائلپور	۲۵/-
" محمد عبدالرحمٰن صاحب صوبیدار میجر ریٹائرڈ کوئٹہ۔	۱۰/-
" رحمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ دوہا کاہلواں ضلع سیالکوٹ	۱۰/-
" فضل الرحمٰن صاحب جنرل منیجر PMDC راولپنڈی	۵۰/-
" فضل حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ جونترہ۔	۲۰/-
" ظفر کرامت صاحب گارڈن ٹاؤن لاہور	۱۰۰/-
محترمہ مسز ماشاء اللہ خان صاحبہ تھارنٹن روڈ۔ لاہور	۵۰/-
" بیگم صاحبہ چوہدری محمد سعید صاحب لطیف آباد۔ حیدر آباد	۵۰/-
" مسز ایس۔ ایم حنیف صاحب صادق پبلک سکول بہاولپور	۲۵/-
" آنسہ باجوہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰/-
" شیخ رشید الدین صاحب صلاح الدین صاحب مبارک سنز ملتان۔	۵۰/-
حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰/-
مکرم سعید احمد صاحب باجوہ ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ	۲۰/-
" مینیجر صاحب PIA گولبازار ربوہ	۵۰/-
" کمانڈر سید ناصر احمد شاہ صاحب کراچی	۱۰۰/-
" چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب	۱۰/-

(باقی)

اپنی جماعت کو نصیحت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب نزول المسیح میں فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے"۔ "اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔"

انصار اللہ کے لئے سہ ماہی دوم کے امتحان میں رسالہ "سبز اشتہار" بطور نصاب مقرر ہے اس کا غور سے مطالعہ کریں اور امتحان میں شریک ہوں۔ امتحان انشاء اللہ ۲۹ احسان / جون کو ہوگا۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ مئی میں مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "برکات الدعا" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام اس کتاب کا مطالعہ خدام سے کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

چوہدری فتح محمد خان صاحب آف میٹیانہ ضلع ہوشیارپور حال چک 285/E.B ضلع ساہیوال ۲۹ اپریل کو وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا جنازہ ۳۰ اپریل کو ربوہ لایا گیا۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم کیپٹن ملک محمد عبداللہ خان صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم نہایت مخلص ملنسار اور دعاگو تھے۔ دوست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور تمام رشتہ داروں کو صبر کی توفیق دے۔ آمین

(عبدالسلام واقف زندگی۔ باڈی گارڈ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ کے بائیں پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ پلستر وغیرہ لگایا گیا ہے لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔ بہت تکلیف اور پریشانی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے اور جملہ مشکلات و پریشانیوں سے ہر آن محفوظ رکھے۔ آمین۔

(محمد نواز چوہدری طاہر میڈیکل ہال حویلی لکھا ضلع ساہیوال)

۲۔ کچھ عرصہ سے زیادہ بیمار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

(احمد گل پراچہ۔ ناظم آباد کراچی ۳۳)

ھو الشافی

بواسیر PILES

کی مشہور دوا پائلز کیور PILES CURE کے تجربہ کے بعد جناب محمد طارق خان صاحب کینٹ ایگزیکٹو آفیسر منگلا کینٹ تحریر فرماتے ہیں:۔ "آپ مجھے ایک کورس نہیں بلکہ پانچ کورس بھیج دیں کیونکہ میں بقایا کورس اور لوگوں کو دے دوں گا جو کہ اس مصیبت سے نجات پا کر آپ کو اور مجھے دعائیں دیں گے"

قیمت فی کورس ۱۰/- نمونہ کی خوراک مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر مجلس کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک ضرور مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مسجد لندن میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

غیر مسلم معززین کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت

- "اگر آج کی دنیا آنحضرتؐ کی تعلیمات کو حرزِ جان بنالے تو اس کے بیشتر مسائل حل ہو جائیں۔" (میئر آف وانڈزورتھ)
- "محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے عفو اور درگذر کا وہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔" (سردار ہرمندر سنگھ ایم۔اے)

۱۳ اپریل کا دن مسجد فضل لندن کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔ اس روز عیسائی، سکھ اور مسلمان معززین نے ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہو کر حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کیا اور اس بات کا اعتراف کیا کہ آپؐ کا مبارک وجود کائنات کے لئے رحمت کا باعث ہے۔ اس تقریب کا پروگرام امام مسجد فضل محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق نے ایک ماہ قبل ہی اس طور پر مرتب کیا تھا کہ اپنوں کے علاوہ اس میں غیروں کی زبان سے بھی دنیا کے محسنِ اعظم کے احسانات کا تذکرہ ہو۔ چنانچہ غیر مسلم مقررین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر کتب مہیا کر دی گئیں تاکہ وہ محض رسمی تقاریر ہی نہ کریں بلکہ آنحضرتؐ کی مقدس زندگی کا خود مطالعہ کر کے اپنے قلبی تأثرات کا اظہار کر سکیں۔

جلسہ کے موقع پر محمود ہال کے دونوں طرف بڑے بڑے بینرز آویزاں تھے جن پر انگریزی میں لکھا تھا "محمدؐ اسوۂ حسنہ ہیں" اور "محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور محسنِ انسانیت ہیں"۔

جلسہ کا آغاز ٹھیک ساڑھے چار بجے شام تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو جناب محمد ایوب صاحب ندیم نے کی۔ سب سے پہلے محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے اپنے خطاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے بعد صدرِ جلسہ اور دیگر مقررین کا تعارف کرایا۔ اس جلسہ کی صدارت کی سعادت جناب الحاج ابوبکر عثمان جینا سفیر گیمبیا مقیم برطانیہ کو حاصل ہوئی۔ آپ لندن کی مسجد میں پہلے بھی کئی مرتبہ تشریف لا چکے ہیں اور امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں۔

پہلی تقریر کونسلر اے۔ جے ہل میئر آف وانڈزورتھ نے فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آج کی دنیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو حرزِ جان بنالے تو اس کے بیشتر مسائل حل ہو جائیں گے۔ آپ نے مسجد فضل لندن اور جماعتِ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں نے ہمارے درمیان اخوت، محبت اور پیار کے رشتوں کو مضبوط بنانے کے لئے انتھک محنت کی ہے۔

جلسہ کے دوسرے مقرر جناب ٹام کاکس ممبر پارلیمنٹ تھے۔ آپ لندن لیبر پارٹی کے وہپ بھی ہیں۔ آپ نے وانڈزورتھ کے علاقہ میں رہنے والے پاکستانیوں کو (جن میں ایک بڑی تعداد احمدیوں کی بھی ہے) خراجِ تحسین پیش کیا اور اس بات پر فخر کا اظہار کیا کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔

ان کے بعد ورلڈ کانگرس آف فیتھ کے نمائندہ جناب سردار ہرمندر سنگھ ایم۔اے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارک میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یوں تو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات سے ہی متاثر ہوتا ہوں لیکن ایک بات جس نے مجھ پر ہمیشہ ہی بہت اثر کیا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفتِ عفو و ستّاری ہے۔ کہنے کو تو سبھی کہتے ہیں کہ عفو اچھی چیز ہے لیکن عمل کرنے والے کتنے ہیں؟ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپؐ کو اپنے وطن سے نکالا تھا، آپؐ کے متبعین کے قتل سے بھی گریز نہ کیا تھا، اور آپؐ کے ماننے والوں کی جائیدادوں اور اموال کو تباہ و برباد کیا تھا ان سب کو آپؐ نے فتح مکہ کے موقع پر نہ صرف زبانی معاف فرمایا بلکہ ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کا مظاہرہ کر کے دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ آپؐ نے جو درگذر فرمایا تھا وہ دل سے تھا اور خلوص سے بھرپور تھا۔

آخر میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ سے متعدد مثالیں دے کر یہ ثابت کیا کہ آپؐ کا اسوۂ حسنہ عدیم المثال تھا اور آپؐ کی تعلیمات اور سنّت پر چل کر فلاح و بہبود کے تمام راستے کھل سکتے ہیں۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بارے میں تورات اور انجیل سے پیشگوئیاں بھی پڑھ کر سنائیں اور حاضرین کو اس بات کی تلقین فرمائی کہ اگر عشقِ محمدؐ کا دعویٰ ہے تو آنحضرتؐ کے نقشِ قدم پر چلئے اور آپؐ کی اتباع کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایئے۔

بالآخر صدرِ جلسہ الحاج ابوبکر عثمان جینا صاحب سفیر گیمبیا نے اپنے تأثرات بیان کئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا تذکرہ نہایت مؤثر انداز میں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب میں نے امام بشیر احمد رفیق صاحب سے اپنے عزمِ حج کا ذکر کیا تو انہوں نے مجھے چند کتب حج کے بارے میں دیں جن میں سے ایک کتاب حج کے بارہ میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تحریر فرمودہ بھی تھی۔ اس کتاب کو پڑھنے سے میری آنکھیں کھل گئیں اور حج کی صحیح فلاسفی میری سمجھ میں آ گئی۔

آخر میں امام مسجد فضل لندن محترم بشیر احمد رفیق صاحب نے حاضرین اور صاحبِ صدر کا شکریہ ادا کیا۔ چیدہ چیدہ معززین کی خدمت میں قرآن کریم بطور تحفہ پیش کیا گیا جو انہوں نے بصد ادب و احترام قبول کیا۔ فالحمد للہ۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ و
علیٰ آلِ محمدٍ وبارک وسلّم
انک حمیدٌ مجیدٌ۔

(خاکسار منیر الدین شمس
نائب امام مسجد فضل لندن)

شادی کی مبارک تقریب

عزیزم صلاح الدین ایوبی ابن مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مرحوم (جو محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کے برادر اصغر تھے) کا نکاح عزیزہ انیسہ شکور بنت برادرم چوہدری عبدالشکور صاحب (ابن محترم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم آف جھنگ) ریڈیو الیکٹرک سنٹر ملتان کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۱ دسمبر ۱۹۷۴ء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ ۱۹ اپریل ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ ربوہ میں عمل میں آئی اور ۲۰ اپریل ۱۹۷۵ء بروز اتوار دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ دیگر احبابِ ربوہ نے بھی شرکت کی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین

(محمودہ سعدی اہلیہ مصلح الدین صاحب سعدی مرحوم کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

قابلِ فروخت زرعی زمین

ربوہ کے ماحول میں دو تین مربع کے قریب زرعی زمین قابلِ فروخت ہے۔ اپنے زمیندار احباب کے لئے ایک نادر موقع ہے۔

خواہشمند احباب بالمشافہ گفتگو کر کے قیمت وغیرہ طے کر سکتے ہیں۔

محمد سعید کارکن دار الضیافت ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴